گیت

گیت ہندی شاعری کی بہت ہی مشہور صنف ہے۔ اردو میں ہندی مزاج کی نمائندگی کرنے والی یہ صنف بہت پہلے سے رائج ہے۔ قلی قطب شاہ سے لے کر آج تک کئی شاعروں کے یہاں اس کے نمونے مل جاتے ہیں۔ یہ دراصل دیہات کے عوام کی معصوم دھڑکنوں کی ترجمانی ہے۔ کھیت کھلیان پر جاتے وقت مزدور کسان گنگناتے ہوئے اپنے دلوں کو تازگی بخشنے کے لیے جو نغمہ گاتے ہیں وہی گیت ہے۔ اس لیے گیت میں گانے کی کیفیت ہوتی ہے۔ گیت کی ایک خاص بات اور یہ ہے کہ اس میں ہندی کے نرم و نازک اور سبک رو الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔ بناوٹ کے اعتبار سے گیت کی ایک خاص پہچان ہے۔ اس میں پہلے مصرعے کا آخری ٹکڑا ہر چوتھے مصرع میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔

بیکل اُتساہی

اصل نام محمد شفیع لودی ہے۔ قلمی نام اور تخلص بیکل اتساہی سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام خاں بہادر محمد حنیف خاں تھا۔ بیکل کی پیدائش 1928ء کو موضع گورِ رمواپور گونڈہ میں ہوئی۔ انٹرنس پاس ہونے کے بعد ادیب ماہر اور کامل منشی کی سند بھی لی۔ ہندی میں بھی ڈگری لی۔

انھوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی۔ لیکن بنیادی طور پر یہ گیت کے شاعر مانے جاتے ہیں۔ خوش گلوئی ان کا خاص وصف ہے۔ اس لیے مشاعروں میں بڑی اہمیت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

ان کے شعری مجموعوں میں نغمہ وترنم، نشاطِ زندگی، سرور جاوداں، پروائیاں، کومل مکھڑے، بیکل گیت، غزل سانوری، وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ بیکل اتساہی ابھی بقید حیات ہیں اور ان کا ادبی سفر جاری ہے۔

گیت

گیت ہمارے سب کے لیے ہیں کیا اپنے کیا غیر — کبیرا سب کی مانگے خیر
ایک ہاتھ میں لیے لکاٹھا، ایک ہاتھ میں پانی
سورگ جلادے، نرک بجھادے اس میں کیا حیرانی
ڈر لالچ ہیں ایسے پتلے جن کے ہاتھ نہ پیر — کبیرا سب کی مانگے خیر
دھوپ چاندنی ترے کھلونے رات اور دن دستانے
سورج تیری کرے چاکری دوج کھڑا پیتانے
رم جائے تو بھیتر چاہے کر باہر کی سیر — کبیرا سب کی مانگے خیر
مندر، مسجد، گرجا تیرے، تیرے ہیں گرودوارے
پھر تیرے گھر میں یہ کیسے قدم قدم بٹوارے
ایک ہی تیرا رستہ جس میں ملیں حرم یا دیر — کبیرا سب کی مانگے خیر
موجوں پر بیٹھی ہے خدائی ساحل پر تنہائی
ناپ رہی تیرے ساگر کی صدیوں سے گہرائی
ڈوبنے والا من کہتا ہے اور ابھی کچھ تیر — کبیرا سب کی مانگے خیر

لفظ و معنی

غیر	-	اجنبی
خیر	-	بہتری، اچھائی
سورگ	-	جنت
نرکھ	-	نرک، دوزخ
بھیتر	-	اندر
حرم	-	کعبہ
دیر	-	مندر
ساحل	-	کنارا (دریا کا سمندر کا کنارا)
صدی	-	سو سال کی مدّت

آپ نے پڑھا

- بیکل اتساہی کا یہ گیت پیت (محبت) کا پیغام دیتا ہے۔ اس گیت میں اپنے غیر سب کی خیر مانگی گئی ہے۔ شاعر نے بتایا ہے کہ مندر مسجد گرجا گرودوارے سب خدا کے ہی گھر ہیں۔ ایسے میں ایک دوسرے کو الگ الگ بانٹنے کا کام غلط ہے۔ سب انسان ایک ہیں۔ بس انسان کی بھلائی میں لگے رہو۔ ہندی کے مشہور شاعر کبیر داس نے اپنے دوہوں کے ذریعہ بھی یہی پیغام دیا ہے کہ 'کبیرا کھڑا بازار میں مانگے سب کی خیر'۔

آپ بتائیے

1. شاعر نے کس کو ایسا پتلا کہا ہے جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پیر؟
2. کبیرا کس کی خیر مانگتا ہے؟
3. حرم کی ضد کیا ہے؟
4. دھوپ کی ضد کیا ہے؟
5. ڈوبنے والا من کیا کہتا ہے؟

مختصر گفتگو

1. بیکل اتساہی کا اصل نام کیا ہے؟
2. بیکل اتساہی کا سنہ پیدائش کیا ہے؟
3. بیکل اتساہی کی شاعری کس صنف کے لیے زیادہ مشہور ہے؟
4. مصرع مکمل کیجیے۔

گیت ہمارے سب کے لیے ہیں کیا اپنے کیا غیر | کبیرا سب کی مانگے ....

5. جمع بتائیے۔

غیر، خبر، عدد، موت، شریف

تفصیلی گفتگو

1. بیکل اتساہی کے بارے میں جو کچھ جانتے ہیں لکھیے۔
2. کبیرا سب کی مانگے خیر میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
3. گیت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. گیت کے پہلے بند کی وضاحت کیجیے۔
5. الفاظ ذیل کی ضد لکھیے۔

ہمارے، غیر، ایک، رات، باہر، حرم، گہرائی، سورج، سورگ

آئیے، کچھ کریں

1. بیکل اتساہی کی شاعری سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔
2. بیکل اتساہی کے علاوہ گیت لکھنے والے کچھ اور شاعروں کا نام لکھیے۔